100148 - مسلمان لڑکی عیسائی لڑکے سے محبت کرتی اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہے

سوال

میں بیس سالہ مسلمان لڑکی ہوں اور ایك عیسائی شخص سے محبت کرتی ہوں جو عربی نہیں جانتا.. اگر مجھے اپنے دین کا کوئی خدشہ نہ ہو اور مجھے یقین ہے کہ وہ میرے اسلام پر کوئی اثرانداز نہیں ہو گا تو کیا میرے لیے اس عیسائی شخص سے شادی کرنا جائز ہے ؟
اور اگر جواب نفی میں ہو تو میں شخص کو اسلام کی دعوت کس طرح دوں، اور کیا آپ کے ہاں کوئی دعوت دین دینے کے لیے کمیٹی ہے جو اس شخص کو دین اسلام کی دعوت دے تا کہ میں اسے بتاؤں کہ وہ اس کمیٹی میں شامل ہو جائے اور آپ سے رابطہ کرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمانوں کا اجماع و اتفاق ہے کہ کسی بھی مسلمان عورت کے لیے کسی کافر چاہے وہ یہودی ہو یا عیسائی یا کسی اور کفریہ دین سے تعلق رکھتا ہو شادی کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

] اور شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتیں مت دو حتی کہ ایمان لے آئیں، ایماندار غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے گو مشرک تمہیں اچھا ہی کیوں نہ لگے، یہ لوگ آگ کی طرف بلا رہے ہیں، اور اللہ تعالی جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے، اور اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں [البقرة (221).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے:

] اگر تمہیں علم ہو جائے کہ وہ مومن عورتیں ہیں تو تم انہیں کافروں کی طرف واپس مت کرو، نہ تو وہ عورتیں ان کافروں کے لیے حلال ہیں، اور نہ ہی وہ کافر مرد ان مومن عورتوں کے لیے حلال ہیں [الممتحنة (10).

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ کافر کسی مسلمان شخص کا وارث نہیں بن سکتا، اور نہ ہی کافر کسی مسلمان عورت سے شادی کر سکتا ہے " انتہی

دیکھیں: الفتاوی الکبری (3 / 130).

اور اس لیے بھی کہ اسلام بلند ہونے کے لیے آیا ہے، تنزلی کے لیے نہیں جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اسلام سب سے اوپر ہے، اور اس پر کوئی دین اوپر نہیں ہو سکتا "

اسے دار قطنی نےروایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2778) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور پھر مرد کو عورت پر برتری اور سرداری حاصل ہے، اس لیے کسی کافر کو کسی مسلمان عورت پر سرداری و برتری حاصل کرنا جائز نہیں، اور اس لیے بھی کہ دین اسلام دین حق ہے اور اس کے علاوہ باقی سب ادیان باطل ہیں.

اور پھر جب مسلمان عورت کسی کافر مرد سے شادی کرے اور اسے اس کا حکم معلوم ہو کہ کافر مرد سے شادی کرنا جائز نہیں تو وہ زانی عورت کہلائیگی اس کی سزا زنا کی حد ہے، اور اگر وہ اس حکم سے جاہل ہے تو وہ معذور ہو گی، اور فوری طور پر ان کے درمیان جدائی اور علیحدگی کرائی جائیگی اور اس میں طلاق کی کوئی ضرورت ہی نہیں، کیونکہ نکاح ہی باطل تھا.

اس بنا پر اس عورت پر واجب اور ضروری ہے جس کو اللہ نے دین اسلام کی نعمت سے نوازا ہے اور اس کو ولی کو بھی چاہیے کہ وہ اس سے اجتناب کرے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کی حدود کو پامال مت کرے بلکہ ان پر عمل کرے، اور دین اسلام کو عزت سمجھے اور اسے عزیز جانے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

] جو کوئی عزت چاہتا ہے تو اللہ کے لیے ہی ساری عزت ہے [.

اور ہم اس عورت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اس عیسائی مرد سے تعلق ختم کر دے، کیونکہ کسی مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی اجنبی شخص سے تعلق رکھے چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (23349) کے جواب میں گزر چکا ہے آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

اور اگر وہ اپنی خوشی و رضا کے ساتھ دین اسلام کو اختیار کر کے مسلمان ہو جائے تو اس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس میں بھی شرط یہ ہے کہ عورت کا ولی اس پر موافق ہو.

ہم لڑکی نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ بھی اپنے لیے ایسا شخص اختیار کرے جس کے متعلق رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: وہ دین اور اخلاق والا ہو.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس عورت کے معاملات کو درست کرے، اور اسے رشد و ہدایت سے نوازے.

مزید اہمیت کی خاطر سوال نمبر (83736) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.